© rasailojaraid.com

ادبیات

غزل

جناب آلہ مظفرنگری

عشق خود عینِ حقیقت بھی ہے افسانہ بھی
ہے یہاں کعبے کے پہلو میں صنم خانہ بھی

ساز کے ساتھ ہے اک سوزشِ جانانہ بھی
دل کی آواز میں نغمہ بھی ہے افسانہ بھی

دوست و دشمن سے وہ ملتے ہیں بانداز لطیف
ہر روش اُن کی یگانہ بھی ہے بیگانہ بھی

ہجرِ ساقی میں تھا یہ گریۂ مستی کا اثر
میں جو رویا تو چھلکنے لگا پیمانہ بھی

شمع کی خاک نے کچھ رازِ جنوں کہہ ڈالے
اور کچھ لے کے اڑا ہے پرِ پروانہ بھی

برق چمکے تو سہی کچھ ہو مآلِ جلوہ
خاک ہو جائے چمن جل اُٹھے کاشانہ بھی

اک زمانہ تھا تصرف میں مرے تھیں دونوں
گردشِ دہر بھی اور گردشِ پیمانہ بھی

یہ جبیں میری جبیں ہے کہ بجوشِ سجدہ
گرم سجدہ بھی ہے اور سجدے سے بیگانہ بھی

ہو اگر چشمِ بصیرت تو نظر آجائے
ذرّے ذرّے میں گلستاں بھی ہے ویرانہ بھی

جلوۂ طور تھا اک جوشِ تمنا کا جمال
اس کو سمجھا نہ مگر ذوقِ کلیمانہ بھی

اے آلہ آپ کا یہ قلبِ شکستہ تو نہیں
آپ دیکھیں تو یہ ٹوٹا ہوا پیمانہ بھی

© rasailojaraid.com